سوال

میری عمر سولہ برس تھی جب میرے گھر والوں میں میری رضامندی کے بغیر میری شادی کردی، میں اس شخص کو نہیں چاہتی تھی، اور مولانا صاحب کے پاس میں نے کوئی کلام تک نہیں کی یہ علم میں رہے کہ میں اس شادی پر موافق نہ تھی مولانا صاحب کہنے لگے کہ اس کی عمر اٹھارہ برس ہونی لازمی ہے، پھر میرے گھر والوں نے کاغذات میں تبدیلی کرکے میری عمر دو برس بڑھادی، میری شادی عدالت میں ہوئی اور خاوند یورپ چلا گیا اور تین برس بعد رخصتی کے لیے آیا لیکن دخول سے قبل ہی واپس چلا اور میں نے اسے اپنے قریب بھی نہیں آنے دیا چھ ماہ بعد میں بھی اس کے گھر یورپ چلی گئی اور اس سے طلاق کا مطالبہ کیا لیکن اس نے مجھے طلاق نہ دی، تو میں عدالت میں گئی اور یورپ میں ہی طلاق کا مطالبہ کردیا، عدالت نے مجھے طلاق دے دی اور اس نے طلاق پر دستخط کیے کہ وہ مجھے نہیں چاہتا، میں ایک برس اور تین ماہ سے اس سے دور ہوں، کیا اسلام کے مطابق مجھے طلاق ہو چکی ہے، کیونکہ یہاں یورپ میں طلاق صرف عدالت یا پھر میونسپل کارپوریشن میں ہوتی ہے، اس ملک میں اسلامی شادی کا اعتبار نہیں کرتے، یہ علم میں رہے کہ وہ شخص نشہ بھی کرتا ہے اور دین کو بھی برا کہتا ہے، برائے مہربانی میری معاونت کریں

جواب

الحمد للہ

اول :

عورت کو ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں جس سے وہ شادی نہیں کرنا چاہتی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"شادی شدہ اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے، اور کنواری سے اجازت حاصل کی جائیگی، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1421).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"شادی عورت کی نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہیں کیا جائیگا، اور کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائیگا

صحابہ نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ہوگی ؟

آپ نے فرمایا : وہ خاموش ہوجائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4843) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

چنانچہ اگر اس کی شادی اس کی رضامندی کے بغیر کی گئی تو یہ صحیح نہیں، اور اس سلسلہ میں شرعی عدالت کی جانب سے ضرور معاملہ کو دیکھا جائیگا

اور جن ممالک میں شرعی عدالت نہ ہو وہاں کے اسلامک سینٹر میں اہل علم سے رجوع کیا جائے، اگر وہ فسخ نکاح کا حکم لگائیں تو اس کے بعد طلاق کی توثیق کے لیے وہاں کی سرکاری عدالت سے رجوع کرنا چاہیے

لیکن ابتدا میں ہی ان غیر شرعی عدالتوں میں جانے کی کوئی قدر و قیمت نہیں، لیکن اس صورت میں کہ اگر عورت طلاق کی مستحق ہو، اور خاوند نے طلاق کا لفظ بولا ہو تو اس کے طلاق کا لفظ نکالنے سے ہی طلاق ہو جائیگی اس میں عدالت کا کوئی حکم نہیں ہوگا

دوم :

اگر خاوند سے وہ کچھ صادر ہوا ہو جو اسلام سے مرتد کرنے کا باعث بنتا ہے مثلا دین پر سب و شتم کرنا، یا پھر راجح قول کے مطابق نماز ترک کرنا، اگر تو یہ بیوی سے دخول کرنے سے قبل ہو تو فوری طور پر نکاح فسخ ہو جائیگا

اور اگر دخول یعنی رخصتی کے بعد ہو تو پھر عدت ختم ہونے سے قبل اس کی توبہ پر توقف کیا جائیگا، اگر تو خاوند بیوی کی عدت گزرنے سے قبل توبہ کر لے تو یہ نکاح اور زوجیت قائم ہے، اور اگر عدت ختم ہو گئی اور وہ اس نے توبہ نہیں کی تو شرعی طور پر نکاح فسخ ہو جائیگا، تو اس وقت طلاق کے کاغذات کی توثیق کے لیے عدالت سے رجوع کرنا ممکن ہے تا کہ خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی کا ثبوت حاصل کیا جاسکے

اور اگر وہ توبہ کر کے پھر وہی کام کرے مثلا دین پر سب و شتم کر کے توبہ کر لے اور پھر سب و شتم کرنا شروع کر دے تو عورت کو طلاق حاصل کرنے کے لیے معاملہ شرعی عدالت میں پیش کرنا چاہیے

اور اگر شرعی عدالت نہ ہو تو پھر اسلامک سینٹر جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے

اور رہا یہ مسئلہ کہ مولانا صاحب نے آپ کے گھر والوں کو بتایا کہ اٹھارہ برس عمر ہونا ضروری ہے، یہ شرط باطل ہے، شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ بعض اسلامی ممالک میں بھی یورپ کی تقلید کرتے ہوئے اس طرح کی شرطیں لگائی جاتی ہیں جو وضعی قوانین میں ہیں، تا کہ وہ یورپ کے نیچے لگے رہیں، اور بعض اوقات ایسی شرطیں یورپ کے دباؤ پر لگائی جاتی ہیں، یہ چیز اسلامی معاشرہ کی تباہی کی پلاننگ کا حصہ ہے، تا کہ اس اسلامی معاشرہ میں بھی عورت کا وہی حشر اور حالت ہو جو کفار ممالک میں ہے

اور آخر میں ہم آپ کو یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس خاوند سے علیحدگی کی صورت میں اگر آپ اپنے خاندان اور گھر والوں سے دور وہاں یورپ میں رہتی ہیں اور آپ کے ساتھ کوئی محرم نہیں تو آپ کے لیے اپنے ملک گھر والوں کے پاس واپس جانا واجب ہے

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ کو آسان کرے اور اطاعت و رضامندی کے کام میں آپ کی معاونت فرمائے

واللہ اعلم.